M T W T F S

DATE:

س 5: اشعار کی تشریح

(الف):-

شاعر کا نام: میر تقی میر

تشریح: اس شعر میں آنکھوں کی مستی کا تذکرہ ہے جہاں عاشق کو محبوب کی آنکھیں سحر انگیز کر رہی ہیں۔ اس کل کائنات میں انسان کو ہر وہ چیز مدہوش کر دے جس میں جادوئی تاثیر ہوتی ہے۔ کوئی حسین منظر انسان کو سحر میں مبتلا کر کے اس کو مست بنا دیتا ہے اسی طرح شراب انسان کے لیے وہی متبادل ہے کہ اس کو شراب مستی میں ڈال دیتی ہے اور اس انسان کی زندگی سے دیگر تمام معاملات نکال باہر کرتی ہے اور زندگی کے تمام آداب سے اس کو فراموش کر دیتی ہے۔ محبوب کی آنکھیں بالکل اسی شراب کی بمثل ہے کہ انسان کو بے حال بنا کر زندگی کے تمام ذمہ داری اور کاموں سے بالاتر کر کے مدہوش کر دیتی۔ انسان کی زندگی میں محبوب کا عشق اس کو بے بس کر دیتا ہے جس سے وہ کسی کام کا نہیں رہتا۔ انسان بس اپنے محبوب کے دم پر زندگی گزار رہا ہوتا ہے باقی سب کی اہمیت ختم ہو چکی ہوتی ہے۔

ان کے دیکھے سے جو آتی ہے منہ پہ رونق
وہ سمجھتا ہے کہ بیمار کا حال اچھا ہے۔

(ب):-

شاعر کا نام:- میر تقی میر

تشریح:- اس شعر میں شاعر دنیاوی معاملات کا ذکر کر رہا ہے کہ انسان کے معاملات زندگی سے

DATE:

مختلف رشتوں کا ذکر ملتا ہے جن کی پیچیدگیاں ظاہر ہوتی ہے اس
اخلاق اور حقوق العباد سے وہ یہ ہے کہ جو حقوق العباد اس کا
فرض ہے ادا کرنے کے لیے تو نہیں کا حق اسی بنا پر انسان اپنے رشتوں
سے دوری اختیار کرتا ہے۔ دوسروں کا دل توڑ دیتا ہے جبکہ
رب کائنات نے تو دل کا اپنا مقام ٹھہرایا ہے گویا کسی کا دل توڑنا
گناہ کا مرتکب ہونا بھی ہے۔ دل تو نازک ہوتا ہے جو کہ اگر کسی
کے کلام میں شائستگی نہیں رہے گی تو کوئی بھی تکالیف میں مبتلا ہو
جاتا ہے۔ ہمارے رب کی طرف سے حکم بھی اسی چیز کا ہے کہ
اخلاق کو نرم کرو۔ اور اسی بنا پر انسان پر زور دیا گیا ہے کہ
زندگی کے معاملات میں پھونک پھونک کر قدم رکھے تاکہ کسی
دوسرے کی بھی دل آزاری نہ ہو۔

دیکھ کر چلنا کچل نہ جائے چیونٹی راہ میں
آدمی کو بے زبانوں سے بھی الفت چاہئے

(ج) :-

شاعر کا نام :- اسد اللہ خان غالب

تشریح :- انسان اگر کسی کی محبت میں دل گرفتہ ہو جائے تو
اس کے اندر صبر پیدا ہوتا ہے جبکہ تمنا اور خواہشات جو
محبوب کا عشق کے لیے پیدا ہوتی ہے اس سے ملنے کی خواہش اس
کو بے چین اور بے قرار کر دیتی ہیں۔ اس وقت دل کو سمجھانا اور
سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ عشق کی اس راہ میں بے جا
سختیوں اور تکلیفوں سے گزرتا ہے کہ مضبوط بن جاتا ہے اور صبر تو بھرپور
پیدا ہوتا ہے کیونکہ انسان جلد کسی بھی چیز کا عادی ہو جاتا ہے۔
اسی طرح عشق کی سختی کو سہہ سہہ کر ہجر کے غم کا عادی بھی
جاتا تھا مگر دل ہے جس کو محبوب کے بنا سکون نہیں آتا بالکل

M T W T F S DATE:

اسی طرح جیسے ابراہیمؑ کو نمرود نے آگ میں ڈال دیا تب وہ بلا خوف و خطر کود پڑے یہ عشق ہی کی طاقت تھی۔ جس نے مضبوط بنایا اور صبر پیدا کیا بلکہ خدا سے ملنے کے لیے بے تاب بھی

سوز و فراق یار میں مرنا نہیں کمال
مر مر کے ہجر یار میں جینا کمال ہے

س 5:- جملوں کی درستگی

اسے دوست کا تار آیا۔
وہ امتحان میں فیل ہو گیا۔
مجھے ایک ڈراونا خواب آیا۔
یہ شعر کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔
برائے مہربانی مجھے جانے دیجیے۔
میں جلد واپس آجاؤں گا۔
انہوں نے مجھ سے کہا۔
مالی گلاب کے پھول لگا رہا ہے۔
جب اس نے ہوش سنبھالا۔
وہ مجھ سے جھگڑا کرنے لگا۔

س 6:- Translation

پاکستان میں انگریزی ڈرامہ فن لطیفہ کی محدود ثقافت بن کر رہ گیا ہے۔ اسی طرح صرف چند خاص ڈرامہ نگار جن میں رفعت احمد، طارق علی اور حنیف قریشی عثمان علی کا شامل ہیں۔ ایک بہت خاص ڈرامہ "The Last Metaphor" ہے۔ یہ ڈرامہ نہ صرف پاکستان کی ثقافت کا جائزہ کرتا سماجی مسائل کو

ہے بلکہ جدیدیت کی خصوصیات بھی اس میں ڈالتا ہے۔ پاکستان
میں محدود دائرہ کار کی وجہ سے انگریزی زبان سیکھنے کا
کے ڈرامہ اور ڈرامہ نگاری دوں گا
کم رجحان۔

س 2:- تلخیص:-

ادب کسی بھی معاشرے ~~کے لیے عہد~~ کی تہذیب و ثقافت کو
زندگی بخشتا ہے۔ ادب کسی بھی معاشرے کی پہچان اور شناخت
کرنے کا حامل ہے۔ اور جب معاشرہ کا ادب مضبوط ہوگا تو
وہ زمین کے لوگ مضبوط رہیں گے۔ زبان ایک خاص زمین کو
زندہ رکھتی ہے تو اسی طرح معاشرے کو زندہ رکھنے کے لیے ایک
ادب کو اہمیت دینا ضروری ہے۔

عنوان: ادب کا فروغ

س 1:- مضمون:-

مضبوط خارجہ پالیسی مضبوط معیشت

زاویے:-

- خارجہ پالیسی کی تعریف اور اہمیت
- معیشت کی اہمیت
- پاکستان کی خارجہ پالیسی اور مسائل
- قومی مفاد
- معاشی بدحالی
- سیکورٹی

مضمون:-

ازل سے روایت چلی آرہی ہے کہ قومیں ہوں
یا قبیلے، ملک ہوں یا کوئی بھی سلطنت کا بادشاہ ہوں سب

M T W T F S DATE:

طاقت کے نشے سے دوچار رہے ہیں۔ ہر کسی پہ نشہ کسی کو حاصل ہوا تو برباد بھی ہوئے اور کسی اپنے آپ کو اچھے سے مضبوط اور دایل بنایا اس دنیا میں کہ اس کی کی عزت اور پہچان ہو سکی۔ اس کے حصول کی ضرورت بھی یہ تا کہ آپ ایک قوم یا ملک کی بحیثیت عزت ہو اور مضبوطی سے مخالف سے لڑ سکے۔ کچھ ممالک، اگر آج کے دور کی بات کریں تو اپنی خارجہ پالیسی کی بنیاد پر بہت آگے بڑھ چکے ہیں۔ جیسا کہ چائنہ اور یورپی ممالک اور انگلینڈ وغیرہ بھی۔

خارجہ پالیسی کی اہمیت یہ ہے کہ جب کے تعلقات دوسرے ممالک سے اچھے ہوں تو دونوں اطراف سے ہر طرف سے مدد حاصل ہوتی رہے۔ جیسا کہ جب کبھی کسی وقت کوئی ملک مصیبت زدہ قرار ہوگا تو اس کے دوست ممالک ہی اس کی مدد کو آئیں گے اور اس بھنور سے نکالنے میں مدد دیں گے۔ جیسا کہ پاکستان میں جب سیلاب آیا یا کوئی اور آفت جیسا COVID-19 تب چین، سعودیہ وغیرہ نے ~~بھارت~~ پاکستان کی مدد کی۔ اس کے علاوہ کسی بھی تہذیب کو عزت اور پہچان ملانے کی خارجہ پالیسی کا ہی کام ہوتا ہے۔ کہ مختلف طریقوں سے بھی ایسی پالیسیاں بنائی جائیں کہ اپنے لوگوں اور ان کی تہذیب کو بطور بذریعہ طالب علموں اور مہمانوں کانفرنس یا ~~آرگنا~~ Organization کے ذریعے آپس میں ایک دوسرے سے سیکھنے کا موقع ملے۔

خارجہ پالیسی اچھی ہوتی ہے تو سرمایہ کاری بڑھتی ہے۔
معیشت مضبوط ہوتی ہے۔ ذخائر اور زر مبادلہ میں درآمد اور
برآمد کے ذریعے بڑے سطح پر کاروبار ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے
ساتھ مختلف معاہدے طے پاتے ہیں تو دونوں دوست ممالک
گر ترقی کی راہ پر گامزن بھی کرتے ہیں۔ جیسا چین اور
پاکستان مختلف شعبوں میں مل کر کام سرانجام دے رہے
ہیں۔ CPEC کا منصوبہ دیکھ لیں یا عسکری سطح پر اور
اب تو سٹیلائٹ بھی چاند پر اتارا گیا۔ انہیں بنیادوں پر
ملک الجبر اس کائنات پر راج کرتے ہیں۔

مضبوط خارجہ پالیسی کے لیے ضروری ہے کہ مضبوط
سیاسی استحکام کی بہت ضرورت ہے۔ اگر استحکام رہے گا تو
ادارے بھی استحکام سے ہی اپنا کام سرانجام دے رہے ہوں گے
تو خارجہ ممالک کو اس ملک کے ساتھ اپنے تعلقات آگے
بڑھانے اور سمجھنے میں مشکل پیش نہیں آئے گی۔ ادارے
مضبوط ہوں گے تو مضبوط خارجہ پالیسی بنے گی اور مضبوط
تعلقات ہوں گے۔ خارجہ پالیسی میں ایک اہم کردار ہے
جس کے بنا خارجہ پالیسی کسی کام کی نہیں وہ ہے سفیر۔
سفیر کا عقلمند اور تعلیم یافتہ ہونا اور پالیسیاں بنانا اور
تعلقات بڑھانے میں مہارت رکھتا ہو تاکہ مسائل کر سکے
ممالک کو۔ خارجہ پالیسی ایک اور چیز کی بنا پر مضبوط ہوتی
ہے اور پایہ تکمیل کو پہنچتی ہے جب سفارت کار اور ادارے
اپنے دوست ممالک کے راز کو راز ہی رکھیں اور وعدہ خلافی
سے اجتناب اختیار کریں۔ یہی دو اصول ہیں اسلام میں
بھی بتائے گئے ہیں۔

M T W T F S

DATE:

پاکستان کی خارجہ پالیسی عدم استحکام کا شکار
رہی ہے اس کو درپیش مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ
سیاسی عدم استحکام رہا ہے۔ زیادہ تر فوجی طاقت نے
ملک پر قابض ہوکر چلایا اور ملک کو اندرونی طور پر
کمزور کیا۔ مارشل لاء سے اچھا تعثر نہیں جانا تو
خارجہ پالیسی کمزور ہوتی ہے اگر مضبوط ہو بھی تو اس فوج
عسکری بنیاد پر خارجہ ممالک کے تعلقات کو
بڑھاتے ہوئے۔ اس کے علاوہ اب سیاسی عدم
استحکام ہے تو اس کے باوجود پاکستان کے تعلقات بہت
سے ممالک سے بہتر ہیں۔ ایران، سعودیہ، امریکہ وغیرہ
کے ساتھ بہتری کی طرف جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ

~~خارجہ پالیسی کی اس پالیسی~~

پاکستان کی راہ میں رکاوٹ سیکورٹی خدشات رہے ہیں۔
دہشت گرد گروہ کی وجہ سے ہمیشہ بیرونی ممالک
ڈرتے رہے ہیں کوئی بھی اس درجہ کے کام کرنے سے
جس سے ان کو نقصان پہنچے۔ جیسا کہ سری لنکن ٹیم
بھی شکار ہوئی تھی دہشت گردی کا اور کھیل کی دنیا میں
پاکستان کے ساتھ سیاسی معاشی طور پر بائیکاٹ کر دیکھا گیا۔
کیونکہ کھیل کے میدان سے رابطہ ہو آتا ہے جو کہ آنا بند ہوا۔
اب حالات دوبارہ بہتری کی طرف گامزن ہیں۔

سفارت کاری اس طرح ہونی چاہیئے کہ اپنے
عوام اور قوم کی ضرورت اور مفاد کو دیکھتے ہوئے معاملات
کو لے کر چلنا چاہیئے۔ اب اگر پاکستان کی بات کریں تو

بہت سی ضروریات ہیں جن میں سب سے اہم گیس اور
بجلی ہے۔ اس پر وہ منصوبے بنائیں اور جو فیصلہ کیے جائیں
یا جو پالیسی اختیار کی جائے جس سے پاکستانی عوام کا یہ مسئلہ حل
ہو۔

جب ممالک کے تعلقات اپنے ہمسایہ ممالک سے بہتر ہونگے
تو آگے بڑھنا اور مضبوط معیشت بنانا آسان ہوگا۔ کیونکہ خرچہ
بالکل کم آتی ہے اور سرمایہ کاری کرنے میں آسانی ہوتی ہے
اور وہ خطہ آگے بڑھتا ہے۔ پاکستان کی افغانستان اور انڈیا
سے سفارتی تعلقات کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے کم اور اس کے لیے
خارجہ پالیسی ~~ایک اہم~~ اپنا نمایاں کردار ادا کر سکتی ہے۔
پاکستان اپنی سفارتکاری کے ذریعے UN میں مضبوط سٹینڈ لے
سکتا ہے۔ جب خارجہ پالیسی مضبوط ہوگی تو زیادہ ممالک سے
تعلقات عملاً بڑھیں گے تو فیصلوں کا رخ بھی پاکستان میں
کے حق میں ہونے کا اندیشہ زیادہ رہے گا۔